سوال

(7) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جادو

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں ایک طالب علم ہوں اور میری تمنا ہے کہ میرے علم میں زیادہ سے زیادہ وسعت اور گہرائی آئے۔ میں ان علمائے کرام کی بے حد عزت کرتا ہوں جنھوں نے علم کے میدان میں کارہائے نمایاں انجام دیے ہیں اور امت مسلمہ کو بحر ضلالت سے نکالنے اور راہِ ہدایت دکھانے کی بھرپور کوشش کی ہے۔ ان علمائے کرام میں ایک قابل قدر نام علامہ سید رشید رضا مرحوم کا ہے، جو ساری زندگی بدعات وخرافات کے خلاف جنگ کرتے رہے۔ لیکن چند دنوں قبل مجھے معلوم ہوا کہ انھوں نے صحیح بخاری کی ایک حدیث کو صحیح ماننے سے انکار کردیا ہے۔ اس حدیث میں اس بات کا تذکرہ ہے کہ یہودیوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کردیا تھا۔

آپ کی کتابوں کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ علامہ سید رشید رضا کے زبردست مداح ہیں۔ انھوں نے جب ایک صحیح حدیث کا انکار کیا ہے تو کیا پھر بھی آپ کی نظروں میں ان کی وہی قدر ومنزلت ہے؟ کیا واقعی انھوں نے مذکورہ حدیث کا انکار کیا ہے؟ کیا اس انکار کے باوجود وہ عالم دین کہلائیں گے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قابل تحسین وتعریف ہیں وہ لوگ جو حصول علم کا شوق رکھتے ہیں اور علمائے کرام کی عزت واحترام کرتے ہیں۔ علم ایک قیمتی شے ہے، جس کا حصول اور جس میں اضافہ کی تمنا ہر عقل مند شخص کو کرنا چاہیے۔ اللہ تعالی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ وہ علم میں اضافہ کی دعا کرتے رہیں۔

وَقُل رَّبِّ زِدنى عِلمًا ١١٤ ... سورة طه

''اے میرے رب مجھے زیادہ علم عطا فرما''

لیکن افسوس کی بات ہے کہ بعض لوگ نہ خود علم حاصل کرنے کی فکر کرتے ہیں اور نہ ہی علمائے کرام کے لیے ان کے دلوں میں عزت واحترام کا جذبہ ہوتا ہے۔ بلکہ بعض تو ایسے ہوتے ہیں جو موقع ملنے پر علماء کرام کو ذلیل ورسوا کرتے ہیں اور اس پر فخر اور خوشی محسوس کرتے ہیں۔

بے شک میں علامہ سید رشید رضا مرحوم کا زبردست مداح ہوں۔ انھیں جلیل القدر عالم دین تسلیم کرتا ہوں جو ساری زندگی امت مسلمہ کو خواب غفلت سے بیدار کرتے رہے۔ انھیں علم وعمل کی طرف بلاتے رہے اور بدعتیوں اور جہالتوں کے خلاف جنگ لڑتے رہے۔ لیکن وہ بھی ایک انسان تھے اور غلطیاں ہی سے ہوتی ہیں۔ نہ انھوں نے کبھی اپنے بارے میں معصوم عن الخطا ہونے کا دعویٰ کیا اور نہ ہی ان کے بارے میں ایسا عقیدہ رکھتے ہیں۔ بلکہ وہ تو ساری زندگی اس بات کے خلاف جنگ کرتے رہے کہ معزز شخصیتوں کو مقدس مان کر

انھیں معصوم عن الخطا تصور کیا جائے ۔ جہاں تک مجھے علم ہے علامہ مرحوم نے مذکورہ حدیث کا انکار نہیں کیا ہے ۔تاہم اگر ہم فرض کرلیں کہ انھوں نے اس حدیث کا انکار کیا ہے تو کیا کیا اس انکار کی وجہ سے ان کے وہ عظیم الشان کارنامے کالعدم قرار دیے جائیں گے جن کا میں نے اوپر تذکرہ کیا ہے؟ صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین اور سلف صالحین میں بے شمار ایسے بزرگ علمائے حدیث میں جنھوں نے ایک یا ایک سے زائد حدیث کا انکار کیا ہے کیونکہ یہ احادیث ان کے نزدیک کسی نہ کسی معقول سبب کی بنا پر معتبر نہیں ہیں لیکن اس انکار کے باوجود ان کی شان اور منزلت میں ذرہ برابر فرق نہیں آیا ۔ خود حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بعض احادیث کا انکار کیا ہے کیونکہ یہ احادیث ان کی اپنی سمجھ کے مطابق قرآن سے ٹکرا رہی ہیں ۔ پھر یہ سمجھنا بھی درست نہیں ہے کہ جس نے بخاری یا مسلم کی ایک یا دو احادیث کا انکار کردیا گویا اس نے کل کی کل بخاری یا مسلم ہی کا انکار کردیا ہے ۔

علامہ مرحوم نے جادو والی حدیث کا انکار نہیں کیا ہے بلکہ اپنی سمجھ کے مطابق اس کی توضیح وتشریح کی ہے ۔ حالانکہ سلف صالحین میں سے بعض علمائے حدیث نے اس حدیث کا انکار بھی کیا ہے ۔ مثلاً اما ابو بکر الرازی جو ایک زبردست حنفی عالم دین تھے انھوں نے اس حدیث کو ماننے سے انکار کیا ہے ۔

علامہ مرحوم نے اس حدیث کی جو تشریح کی ہے اسے بیان کرنے سے قبل مناسب ہوگا کہ میں اس حدیث کو پیش کردوں ۔ جس کا ترجمہ یہ ہے کہ :

"حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ بنو زریق قبیلہ کے ایک آدمی نے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر جادو کردیا ۔ اس آدمی کا نام لبید بن الاعصم تھا ۔ اس جادو کی وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا محسوس ہوتا تھا کہ آپ نے فلاں کام کرلیا ہے حالانکہ آپ نے وہ کام نہیں کیا ہوتا ۔ ایک دن آپ میرے پاس موجود تھے پھر بھی بار بار آپ نے مجھے آواز دی ۔ آپ نے مجھ سے فرمایا کہ اے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کیا تمھیں معلوم ہے کہ میں نے اللہ سے جس چیز کے بارے میں دریافت کیا تھا اللہ نے مجھے اس کے بارے میں باخبر کردیا ۔ میرے پاس دو شخص (فرشتے) آئے ۔ ان میں سے ایک میرے سر کے پاس بیٹھا اور دوسرا میرے پیر کے پاس ۔ ایک نے دوسرے سے پوچھا کہ اسے کیا تکلیف ہے؟ دوسرے نے جواب دیا کہ کسی نے جادو کردیا ہے ۔ پہلے نے پوچھا کہ کس نے جادو کیا ہے؟ دوسرے نے جواب دیا کہ لبید بن الاعصم نے ۔ پہلے نے پوچھا کہ کس چیز میں پڑھ پھونک کر جادو کیا ہے؟ دوسرے نے جواب دیا کہ کنگھی اور اس کے بالوں میں اور کھجور کے خوشوں میں ۔ پہلے نے دریافت کیا کہ یہ چیزیں کہاں رکھی ہوئی ہیں؟ دوسرے نے جواب دیا کہ ذروان نامی کنویں کے اندر ۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے ساتھ اس کنویں کے پاس تشریف لائے ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : اے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا !اس کا پانی مہندی کے پانی کی طرح سرخ تھا اور کھجور کے خوشے شیطان کے سر کے بالوں کی طرح لگ رہے تھے ۔ میں نے دریافت کیا کہ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم !آپ نے اسے کنویں سے باہر نہیں نکالا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا یابی بخش دی تو مجھے اچھا نہیں لگا کہ میں خوانخواہ اس واقعہ کی تشہیر کرکے لوگوں میں فتنہ کھڑا کروں ۔ "[1](بخاری)

اس حدیث کے الفاظ :

"يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَمَا يَفْعَلُهُ"

یعنی جادو کے اثر کی وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ گمان ہوتا تھا کہ آپ نے فلاں کام کرلیا ہے حالانکہ انھوں نے اس کام کو نہ کیا ہوتا ۔ حدیث کے ان الفاظ سے اکثر علمائے حدیث نے یہ مفہوم اخذ کیا ہے کہ جادو گر لبید بن الاعصم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عقل پر جادو کردیا تھا ۔ اس جادو کی وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ خیال فرماتے تھے کہ آپ نے فلاں کام کرلیا ہے جب کہ آپ نے اس کام کو نہ کیا ہوتا ۔ ایک روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی فلاں بیوی سے مباشرت نہیں کی پھر بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا لگتا تھا کہ آپ نے مباشرت کرلی ہے ۔ گویا یہ جادو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عقل اور سمجھ پر تھا ۔

علامہ سید رشید رضا مرحوم علمائے حدیث کے اس تشریح اور مفہوم کو صحیح تسلیم نہیں کرتے ہیں ۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر ہم یہ تسلیم کرلیں کہ جادو گر نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عقل پر جادو کردیا تھا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ نبوت اور رسالت کی بہت ساری باتیں خطرے میں پڑ جائیں گی ۔ وہ یوں کہ ہوسکتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جادو کے اثر کی وجہ سے نبوت اور وحی کی کچھ باتیں اپنی اُمت کو نہ بتائی ہوں اور آپ سمجھ رہے ہوں کہ آپ نے یہ باتیں بتا دی ہیں یا یہ کہ جادو کے اثر کی وجہ سے بعض باتوں اور احکام کو آپ نے اس انداز

میں نہ بتایا ہو جس انداز میں بتانے کا حکم ملا ہو۔ اس لیے اس حدیث سے یہ مفہوم اخذ کرنا کہ جادوگر نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عقلی اور ذہنی حالت پر جادو کردیا تھا غلط ہے۔ علامہ مرحوم فرماتے ہیں کہ حدیث کے یہ الفاظ ''حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ گمان ہوتا تھا کہ انھوں نے فلاں کام کرلیا ہے حالانکہ انھوں نے یہ کام نہیں کیا ہوتا، یہاں کام سے مراد کوئی بھی کام نہیں بلکہ صرف ایک کام ہے اور وہ ہے آپ کا اپنی بیوی سے مباشرت کرنا جیسا کہ بعض روایتوں میں اس کی صراحت ہے۔ صرف یہی ایک عمل ہے جس کے سلسلے میں جادوگر نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کردیا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ سمجھتے تھے کہ آپ نے اپنی بیویوں سے مباشرت کرلی ہے حالانکہ آپ نے ایسا نہیں کیا ہوتا۔ گویا جادو کا اثر صرف بیویوں سے مباشرت تک محدود تھا۔ نبوت اور وحی کی باتوں پر جادو کا اثر نہیں تھا۔

یہ ہے توضیح وتشریح جسے لوگوں نے اس بات پر محمول کرلیا کہ علامہ مرحوم نے اس حدیث کا انکار کردیا ہے۔ حالانکہ انھوں نے اس حدیث کا انکار نہیں کیا ہے۔ بلکہ انھوں نے جمہور علمائے حدیث کی تشریح وتوضیح سے مختلف تشریح پیش کی ہے۔

---

[1]۔ جادو کی حقیقت کیا ہے؟ اس سلسلہ میں علمائے کرام کا اختلاف ہے۔ بعض علمائے کرام کہتے ہیں کہ جادو محض تخیلاتی اور تصوراتی چیز ہے۔ ٹھوس حقیقت سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ بعض اہل علم جادو کا انکار کرتے ہیں اور اسے نہیں مانتے ہیں۔ لیکن علمائے کرام کی اکثریت جادو کو ایک ٹھوس حقیقت تسلیم کرتی ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی یوسف القرضاوی

قرآن اور حدیث، جلد: 2، صفحہ: 44

محدث فتویٰ